ریان نام رکھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ریان نام رکھنا کیسا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ریان نام رکھنا جائزہے، شرعاًاس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ریان جنت کے اس دروازے کا نام ہے، جس سے روزہ دارجنت میں داخل ہوں گے، اوراس نام کے ایک تابعی بزرگ "ریان بن صبیرہ الحنفی" رضی اللہ عنہ بھی ہیں، اورحدیث پاک میں نیکوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ارشادفرمائی گئی ہے، اورامید ہے کہ اس سے ان کی برکت بچے کے شامل حال ہوگی۔

البتہ! یہ یادرہے کہ احادیث مبارکہ میں نام محمد کی فضیلت وترغیب آئی ہے اورظاہر یہ ہے کہ یہ فضیلت تنہا "محمد" نام رکھنے کی ہے، لہذا بہتر یہ ہے کہ اولا بیٹے کا نام صرف "محمد" رکھا جائے اورپھر پکارنے کے لیے "ریان" رکھ لیا جائے۔

صحیح بخاری میں ہے

”عن سهل رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: "إن في الجنة بابا يقال له الريان، يدخل منه الصائمون يوم القيامة، لا يدخل منه أحد غيرهم“

ترجمہ: حضرت سہل رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دارہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوااورکوئی اس میں سے نہیں داخل ہو گا۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث 1896، ج 3، ص 25، دارطوق النجاۃ)

"الطبقات الکبری" میں حضورعلیہ الصلاۃ والسلام کے اصحاب علیہم الرضوان کے بعدوالے طبقہ کے ذکرمیں حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرنے والے راویوں میں ایک نام یہ ہے ”الريان بن صبرة الحنفي. روى عن علي“ یعنی ریان بن صبرۃ الحنفی نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ (الطبقات الکبری، ج 6، ص 250، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

الفردوس بماثورالخطاب میں ہے ”تسموابخیارکم“ ترجمہ: اپنے اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثورالخطاب، جلد2، صفحہ 58، حدیث: 2328، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

کنزالعمال میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”من ولدله مولودذكرفسماه محمداحبالي وتبركاباسمي كان هوومولوده في الجنة“

ترجمہ: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنز العمال، جلد16، صفحہ422، حدیث: 45223، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں مذکورہ حدیث کے تحت ہے

”قال السیوطي: هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب وإسناده حسن“

ترجمہ: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا: جتنی بھی احادیث اس باب میں وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد9، صفحہ688، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1238

تاریخ اجراء: 11 ربیع الثانی 1444ھ/07 نومبر 2022ء